مشق

1- درست جملے کے سامنے (✓) اور غلط جملے کے سامنے (×) کا نشان لگائیں:

i- سکولوں کو دہشت گردی سے محفوظ بنانے کے لیے کس چیز کی ضرورت ہے؟

(ا) سیکیورٹی گارڈ　(ب) سی سی ٹی وی کیمرہ

(ج) خاردار تار　(د) تمام

ii- ایمرجنسی نمبرز کا نمایاں جگہ پر چسپاں کرنا کیوں ضروری ہے؟

(ا) یاددہانی کے لیے　(ب) سجاوٹ کے لیے

(ج) قانونی تقاضہ پورا کرنے کے لیے　(د) پولیس اور متعلقہ محکمہ کو فوری اطلاع دینے کے لیے

iii- سکول میں مشکوک بیگ نظر آنے کی صورت میں

(ا) دوستوں کو بتایا جائے　(ب) ٹیچر کو بتایا جائے

(ج) ایمرجنسی فون پر اطلاع کی جائے　(د) بیگ کو خود ہٹایا جائے

iv- دہشت گردی کے خاتمے میں اہم کردار ہے۔

(ا) الیکٹرانک میڈیا کا　(ب) مسجد کا

(ج) مدرسے کا　(د) تمام کا

v- محلے میں آگاہی سینٹر کے قیام کا مقصد

(ا) تربیت یافتہ لوگوں کو آگے لانا　(ب) باہمی میل جول

(ج) ایک دوسرے کو اطلاع دینا　(د) پولیس کی مدد کرنا

vi- دکاندار دکان کھولنے سے پہلے دہشت گردوں کے حوالے سے جائزہ لیں

(ا) تالوں کا　(ب) اردگرد لوگوں کا

(ج) اردگرد مشکوک اشیا کا　(د) دکان کے اندر اشیا کا

vii- سانحہ پشاور کب پیش آیا؟

(ا) 13 دسمبر 2014ء کو　(ب) 14 دسمبر 2014ء کو

(ج) 15 دسمبر 2014ء کو　(د) 16 دسمبر 2014ء کو

viii- دہشت گردی کو ختم کرنے کے لیے کس کے ساتھ کام کرنا ہوگا:

(ا) فوج　(ب) پولیس　(ج) عوام　(د) سب کے ساتھ

ix- اپنی مدد آپ کے تحت دہشت گردی سے چھٹکارا پایا جا سکتا ہے:

(ا) نفرت و جہالت ختم کر کے　(ب) عدم برداشت ختم کر کے

(ج) تفرقہ بازی ختم کر کے　(د) ان سب کو

x- کاکول اکیڈمی واقع ہے:

(الف) ایبٹ آباد (ب) مظفرآباد (ج) نتھیاگلی (د) گھوڑا گلی

2- مناسب الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں:

مناسب الفاظ
1717
چھان بین
16 دسمبر 2014
ایبٹ آباد

i- سانحہ پشاور __________ کو ہوا۔

ii- ملٹری اکیڈمی کاکول __________ میں واقع ہے۔

iii- ہمیں محلے اور قصبے میں داخل ہونے والے ہر اجنبی شخص کی ______ کرنی چاہیے۔

iv- کسی پُراسرار سرگرمی کی فوری اطلاع __________ پر دینی چاہیے۔

3- درست جملے کے سامنے (✓) اور غلط جملے کے سامنے (×) کا نشان لگائیں:

i- جہالت سب سے بڑی لعنت ہے۔ ☐

ii- ہمیں اپنے محلے میں داخل ہونے والے اجنبی شخص کی چھان بین نہیں کرنی چاہیے۔ ☐

iii- ایمرجنسی سے نمٹنے کے لیے 1717 پر اطلاع دی جاتی ہے۔ ☐

iv- کرایہ دار رکھتے وقت متعلقہ تھانوں میں اُن کے شناختی کارڈ کا اندراج لازمی کروانا چاہیے۔ ☐

v- ہمیں ایک دوسرے کے عقائد اور نظریات کا احترام کرنا چاہیے۔ ☐

4- درج ذیل الفاظ کی مدد سے ایسے جملے بنائیں جو اُن کا مفہوم واضح کر دیں:

i- افراتفری : ....

ii- جہالت : ....

iii- مشکوک : ....

iv- محبِ وطن : ....

v- عقائد : ....

vi- غفلت : ....

5- سبق کے متن کو سامنے رکھ کر درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں:

i- آپ اپنے سکول میں دہشت گردی کی روک تھام کے لیے کیا کر سکتے ہیں؟

ii- ایک دکاندار اپنے علاقے میں کس طرح دہشت گردی کی روک تھام میں معاونت کر سکتا ہے؟

iii- لوگوں کو دہشت گردی سے نمٹنے کے لیے اپنی مدد آپ کے تحت کیا کرنا چاہیے؟

iv- دہشت گردی کو روکنے کے لیے کرایہ داروں کے لیے ضروری معیار مختصراً بیان کریں۔

v- محلے میں دہشت گردی کے حوالے سے آگاہی سینٹر کے قیام کے کیا مقاصد ہو سکتے ہیں؟

شہدائے پشاور کے لیے ایک نظم

تم زندہ ہو
جب تک دنیا باقی ہے، تم زندہ ہو
تم زندہ ہو
اے میرے وطن کے شہزادو تم زندہ ہو

خوشبو کے رُوپ میں اے پھولو تم زندہ ہو

ہر ماں کی پُرنم آنکھوں میں۔ ہر باپ کے ٹوٹے خوابوں میں

ہر بہن کی اُلجھی سانسوں میں۔ ہر بھائی کی بکھری یادوں میں

تم زندہ ہو ۔ تم زندہ ہو

ہم تم کو بھول نہیں سکتے۔ یہ یاد ہی اب تو جیون ہے

ہر دل میں تمہاری خوشبو ہے۔ ہر آنکھ تمہارا مسکن ہے

تم زندہ ہو ۔ تم زندہ ہو
جن کو بھی شہادت مل جائے۔ وہ لوگ امر ہو جاتے ہیں
یادوں کے چمن میں کھِلتے ہیں۔ خوشبو کا سفر ہو جاتے ہیں
تم بجھے نہیں ہو روشن ہو
ہر دل کی تم ہی دھڑکن ہو

تم زندہ ہو ۔ تم زندہ ہو
کل تک تھے بس اپنے گھر کے باسی تم
اب ہر اک گھر میں بستے ہو
تم زندہ ہو
اے میرے وطن کے شہزادو تم زندہ ہو
خوشبو کے رُوپ میں اے پھولو تم زندہ ہو
جب تک دنیا باقی ہے تم زندہ ہو
تم زندہ ہو ۔

(امجد اسلام امجدؔ)

حصّہ نظم

خواجہ الطاف حسین حالؔی

(۱۸۳۷ء.........۱۹۱۴ء)

خواجہ الطاف حسین حالؔی، پانی پت میں پیدا ہوئے۔ ان کا تعلق انصاریوں کے ایک معزز خاندان سے تھا، جو غیاث الدین بلبن کے زمانے میں ہرات سے ہندوستان آیا اور پھر یہیں کا ہو رہا۔ ان کے والد خواجہ ایزد بخش نے انتہائی عُسرت اور تنگ دستی میں زندگی گزاری۔ حالؔی ابھی نو سال کے تھے کہ اُن کے والد کا انتقال ہو گیا۔ بڑے بھائی اور بہن نے حالؔی کی پرورش کی۔ سترہ سال کی عمر میں، ان کی رضا مندی کے بغیر، ان کی شادی کر دی گئی۔ علم کے شوق میں یہ بیوی کو میکے چھوڑ کر دِلّی چلے گئے اور وہاں سال ڈیڑھ سال معروف عالم اور واعظ مولوی نوازش علی کے مدرسے میں زیرِ تعلیم رہے۔ ۱۸۵۶ء میں حصار کلکٹری میں ملازم ہو گئے، مگر ۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی کے باعث انھیں واپس آنا پڑا۔ ۱۸۵۷ء کے بعد نواب مصطفیٰ خان شیفتؔہ کے مصاحب اور اُن کے بچوں کے اتالیق رہے۔ اسی زمانے میں انھوں نے شاعری میں مرزا غالبؔ کی شاگردی اختیار کی۔ گورنمنٹ بک ڈپو، لاہور اور اینگلو عربک سکول، دِلّی میں ملازمت کی۔ ۱۹۰۴ء میں انھیں ''شمس العلما'' کا خطاب ملا۔

مولانا حالؔی کا شمار اُردو ادب کے اہم شاعروں، نثر نگاروں اور تنقید نگاروں میں ہوتا ہے۔ ۱۸۵۷ء سے قبل اُنھوں نے قدیم اور روایتی طرز کی شاعری کی، مگر بعد میں حالات کی تبدیلی نے اُن کے خیالات کو یکسر بدل ڈالا۔ انجمنِ پنجاب کی تحریک، گورنمنٹ بک ڈپو کی ملازمت اور سرسیّد احمد خان سے وابستگی نے، ان کے نئے خیالات کو پروان چڑھانے میں اہم کردار ادا کیا۔ مولانا حالؔی کی اخلاقی، اصلاحی اور ملّی شاعری نے اُردو ادب پر بہت گہرے اثرات مرتّب کیے۔ انھیں جدید شاعری، تنقید نگاری اور سوانح نگاری میں اوّلیت کا درجہ حاصل ہے۔ مولانا حالؔی نے نثر اور نظم میں کئی کتابیں یادگار چھوڑیں۔ اُن کی اہم کتابوں میں ''دیوانِ حالؔی''، ''مسدّسِ حالؔی'' (مدو جزرِ اسلام)، ''مقدمۂ شعر و شاعری''، ''یادگارِ غالب''، ''حیاتِ سعدی'' اور ''حیاتِ جاوید'' خصوصیت سے قابلِ ذکر ہیں۔

خواجہ الطاف حسین حاؔلی

حمد

مقاصدِ تدریس

۱۔ طلبہ کو حمد و ثنا کے معنی و مفہوم اور اہمیت سے متعارف کرانا۔
۲۔ طلبہ کو اللہ ربّ العزت کی ذات و صفات کے مختلف پہلوؤں سے آگاہ کرنا۔
۳۔ طلبہ کے دلوں میں توحید کی عظمت اور ایمان کی پختگی کا احساس پیدا کرنا۔

قبضہ ہو دلوں پر کیا اور اِس سے سوا تیرا
اک بندۂ نافرماں ہے حمد سرا تیرا

گو سب سے مقدّم ہے حق تیرا ادا کرنا
بندے سے مگر ہوگا حق کیسے ادا تیرا

محرم بھی ہے ایسا ہی جیسا کہ ہے نامحرم
کچھ کہہ نہ سکا جس پر یاں بھید کُھلا تیرا

جچتا نہیں نظروں میں یاں خلعتِ سُلطانی
کملی میں مگن اپنی رہتا ہے گدا تیرا

تُو ہی نظر آتا ہے ہر شے پہ محیط اُن کو
جو رنج و مصیبت میں کرتے ہیں گِلا تیرا